سید المتعلم شرح

تعلیم المتعلم

شارح : سید محمد الیاس مدنی

مدرس جامعه المدینه سوپور

تعلیم المتعلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی فضل علی بنی آدم بالعلم والعمل علی جمیع العالم ، والصلاۃ والسلام علی محمد سید العرب والعجم ، وعلی آلہ واصحابہ ینابیع العلوم والحکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب تعریفیں اللہ پاک کیلیئے ہیں جس نے بنی آدم کو علم و عمل کے ساتھ تمام مخلوقات عالم پر فضیلت دی، اور بیشمار درود وسلام سردار عرب وعجم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل واصحاب پر نازل ہو ۔

*وبعد فلما رأیت کثیرا من الطلاب العلم فی زماننا یجدون الی العلم ولا یصلون ، و من منافعہ وثمراتہ وھی العمل بہ والنشر یحرمون ، لما انھم اخطأوا و طریقہ وترکوا شرائطہ وکل من اخطأ الطریق ضل ، ولا ینال المقصود قل اوجل ، فأردت و اجببت ان أبین لھم طریق التعلم علی ما رأیت فی الکتاب و سمعت من آساتیذی أولی العلم والحکم ، رجاء الدعاء لی من الراغبین فیہ ، المخلصین ، بالفوز والاخلاق فی یوم الدین ، بعد ما استخرت اللہ تعالیٰ فیہ ، سمیتہ : تعلیم المتعلم طریق التعلم وجعلتہ فصولا ۔

بعداس کے جب میں نے ہمارے زمانے کے بہت سے طالب علموں کو دیکھا کہ وہ علم کی طرف (پہنچنے میں اور اس کی طلب میں) کوشش تو کرتے ہیں مگر مقصود میں پہنچتے نہیں ہیں یا منافع و ثمرات علم سے (جو کہ اس علم کے مطابق عمل کرنا ہے) بالکل محروم رہتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے تحصیل علم کے اختیار کرنے میں خطا کیا اور شرائط علم کو یکسر ترک کر چکا۔ اور (یہ ظاہر بات ہے کہ) جو کوئی راستہ پکڑنے میں خطا کرے گا ضرور گمراہ اور بے راہ ہو جائیگا اور مقصود کو خواہ وہ تھوڑا ہو یا بہت نہیں پا سکے گا اس لیے میں نے ارادہ کیا اور یہ محبوب و دل پسند سمجھا

کہ ان کے لئے وہ طریق تحصیل علم بیان کردوں۔ جو میں نے کتابوں میں دیکھا اور میرے صاحب علم و حکمت استادوں سے سنا۔ اس سے امید ہے کہ اس علم میں رغبت کرنے والے مخلصین میرے لیے یوم جزاء (قیامت) کے وقت کامیابی اور خلاصی کی دعا کرتے رہیں گے اس بارے میں اللہ تعالٰی سے استخارہ کے بعد (اس کو بیان کرنے کا عزم کیا ہے) اور اس کتاب کا نام تعلیم المتعلم طریق التعلم رکھا اور اس کو فصول میں بیان کیا

فصل۔ فی ماھیة العلم، والفقه، وفضله

فصل۔ فی النیة فی الحال

فصل ۔ فی اختیار العلم والاساتیذ و الشریک، الثبات

فصل ۔ فی تعظیم العلم و اھله

فصل ۔ فی الجد والمواظبة والھمة

فصل ۔ فی بدایة السبق و قدرته و ترتیبه

فصل ۔ فی التوکل

فصل ۔ فی وقت التحصیل

فصل ۔ فی الشفقة والنصیحة

فصل ۔ فی استفادة و اقتباس الادب

فصل ۔ فی الورع

فصل ۔ فیما یورث الحفظ ، و فیما یورث النسیان

فصل ۔ فیما یجلب الرزق و فیما یمنع ، و ما یزید فی العمر وما ینقض ۔

وما توفیقی آلا باللہ علیه توکلت و آلیه انیب

فصل ۔ علم اور فقہ کی حقیقت اور اس کی فضیلت کے بیان میں

فصل۔ حالتِ تحصیلِ علم نیت کے بارے میں

فصل۔ اختیار علم واستاد وشریک اور ثابت قدمی میں

فصل۔ تعظیم علم واہل علم میں

فصل۔ کوشش وہمیشگی اور ہمت کے بیان میں

فصل۔ ابتدائے سبق ومقدار اور ترتیب میں

فصل۔ توکل کے بیان میں

فصل۔ وقت تحصیل علم میں

فصل۔ شفقت اور نصیحت کے بیان میں

فصل۔ استفادہ علم کے بیان میں

فصل۔ تحصیل علم کے وقت پرہیزگاری کے بیان میں

فصل۔ حافظہ پیدا کرنے والی چیزوں اور نسیان پیدا کرنے والے اشیاء کے بیان میں

فصل۔ رزق وعمر بڑھانے اور گھٹانے والی چیزوں کے بیان میں

اللہ تعالیٰ ہی سے فقط توفیق کی درخواست کرتا ہوں اور اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

فصل فی ماهیة العلم والفقه وفضله

یہ فصل علم فقہ کی حقیقت اوراس کی فضیلت کے بیان میں

قال رسول الله صلیٰ الله علیه وسلم طلب العلم فرضة علی کل مسلم و مسلمه

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے

اعلم بأنه لا یفترض علی کل مسلم ، طلب کل علم و انما یفترض علیه طلب علم الحال ، کما قال : وافضل العلم علم الحال ، و افضل العمل حفظ الحال ، و یفترض علی المسلم طلب ما یقع له فی حاله فی ای حال کان ۔

جاننا چاہئے کہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر تمام علوم کا طلب اور حاصل کرنا فرض نہیں ہے بلکہ علم حال کا طلب کرنا اس پر فرض ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے افضل علم علمِ حال ہے اور افضل عمل حفاظتِ حال ہے (اس کے فساد اور بربادی سے) پس مسلمان پر ان (مفسدات اور مصلحات) کا علم طلب کرنا فرض ہے جو اس کو اپنی حالت (مثلاً نماز) میں واقع ہو۔ خواہ وہ جس کیفیت (مریض، صحت، سفر) میں واقع کیوں نہ ہو۔

فأنه لابد له من الصلاة فیفترض علیه علم ما یقع له فی صلاته بقدر ما یؤدی به فرض الصلاة و یجب علیه بقدر ما یؤدی به الواجب ، لان ما یتوسل به الی اقامة الفرض یکون فرضا ، ما یتوسل به الی اقامة الواجب یکون واجبا ۔ وکذا فی الصوم و الزکاة ، ان کان له مال ، والحج ان وجب علیه ۔ وکذا فی البیوع ان کان یتجر ۔

قیل لمحمد بن الحسن رحمة الله علیه ، لما لا تصنف کتابا فی الزهد ؟ قال : قد صنفت کتابا فی البیوع ، یعنی : الزهد من یحترز عن الشبهات والمکروهات فی التجارات ۔ کذلک فی ساحر المعاملات والحرف وکل من اشتغل بشیء منها یفترض علیه علم التحرز عن الحرام فیه ۔ وکذلک یفترض علیه علم احوال القلب من التوکل والانابة والخشیة والرضی ، فانه واقع فی جمیع الاحوال ۔

اس لئے کہ جب اس کو نماز پڑھنا ضروری ہے تو جو (شرائط وارکان) اس کو اپنی نماز میں واقع ہوں ان سب کا طلب علم اس پر اس مقدار پر فرض ہو گا جس سے نماز کا فرض ادا کر سکے۔ اور جو واجبات اس کو اپنی نماز میں پیش آئے ان سب کا طلب علم اس پر اس مقدار تک واجب ہو گا جس سے

نماز کا واجب ادا ہو سکے کیونکہ جو فرض ادا کرنے کی طرف وسیلہ اور ذریعہ بنے وہ فرض ہوتا ہے اور جو واجب ادا کرنے کی طرف وسیلہ بنے وہ واجب ہوتا ہے۔اسی طرح روزہ میں۔اور اگر اس کے مال نصاب ہو تو زکوٰۃ میں اور حج میں اور اگر واجب ہو اس پر (یعنی زادراہ بھی اس کے پاس ہو) اور ایسا ہی اگر وہ تجارت کرتا ہے تو بیع وشراء میں۔(ان کے متعلق احکام کا جاننا اور سیکھنا ضروری ہوگا)

حضرت امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ زہد کے بارے میں کوئی کتاب کیوں تصنیف نہیں کرتے ؟آپ نے فرمایا کہ میں نے بیع وشراء کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی یعنی امام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب یہ ہے کہ جو شبہات و مکروہات تجارت سے پرہیز کرتا ہو رہے۔اسی طرح تمام معاملات اور صنعت و حرفت کے شبہات و مکروہات سے بچنا فرض ہے۔اور ہر وہ شخص جو کہ اس میں سے کسی ایک میں مشغول و مبتلی اس پر اس کے حرام اور شبہات سے بچنے کا طلب علم فرض ہے۔ایسا ہی اس پر توکل (اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ کرنا) او انابت (اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور توبہ کرنا) وخشیت (اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا) اور رضا (اللہ تعالیٰ کے حکم اور قضاء پر راضی رہنا) وغیرہ احوال قلب کا علم طلب کرنا فرض ہوگا۔کیونکہ یہ احوال تمام صورتوں میں واقع ہوتے ہیں

و شرف العلم لا یخفی علی احد ، اذ ھو المختص بالانسانیۃ ، لان جمیع الخصال سوی العلم یشترک فیھا الانسان و ساحر الحیوانات: کالشجاعۃ والجراءۃ والقوۃ والجود والشفقۃ و غیرھا سوی العلم ۔ وبہ اظھر اللہ تعالیٰ فضل آدم علیہ السلام علی الملائکۃ و امرھم بالسجود لہ ، و انما شرف العلم بکونہ وسیلۃ الی التقویٰ ،الذی یستحق بہ المرء الکرامۃ عند اللہ ، والسعادۃ والابدیۃ ۔

اور شرافت و بزرگی علم کی کسی شخص پر مخفی نہیں ہے کیونکہ وہ صفت انسان کے ساتھ خاص ہے اس لئے کہ علم کے علاوہ وہ تمام خصلتوں میں انسان اور باقی حیوانات باہم شریک ہیں۔جیسا کہ شجاعت، جرآت، قوت، سخاوت وشفقت وغیرہ سوائے علم کے اور اسی علم ہی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت فرشتوں پر ظاہر کی۔اور فرشتوں کو حکم کیا کہ ان کی طرف سجدۂ تعظیمی ادا کریں۔اور علم کی شرافت و بزرگی اس وجہ سے ہے کہ وہ وسیلہ ہے اس تقوی (پرہیزگاری) کا جس سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کرامت (بزرگی وبلند مرتبہ) اور ابدی سعادت (ہمیشہ کی نیک بختی) کا مستحق ہو سکے۔

كما قيل لمحمد بن الحسن رحمة الله عليهما شعر

تعلم فان العلم زين لاهله وفضل و عنوان لكل محامد

و كن مستفيدا كل يوم زيادة من العلم واسبح فى بحور الفوائد

تفقه فان الفقه افضل قائد الى البر والتقوى واعدل قاصد

هو العلم الهادى الى سنن الهدى هو الحصن ينجى من جميع الشدائد

فان فقيها واحدا متورعا اشد على الشيطان من الف عابد

جیسا کہ امام محمد بن حسن رحمۃاللہ علیہما سے کہا گیا تھا۔

اشعار کا ترجمہ۔ علم حاصل کر کیونکہ علم اہل علم کے لیے زینت ہے اور فضیلت ہے اور ستائش اور تعریفوں کی نشانی اور دلیل ہے اس کے لئے اور فائدہ حاصل کر تو ہر روز زیادہ سے زیادہ علم کا اور فائدہ کے کر دریاؤں میں تیرتے رہو فقہ حاصل کر تو پس کیونکہ فقہ افضل قائد اور چلانے والا ہے۔ نیکی اور تقویٰ کی طرف اور زیادہ اعدل قاصد ہے وہ فقہ ہدایت کے راستہ کی طرف ہدایت کرنے والا علم اور نشانی ہے اور وہ فقہ قلعہ ہے جو نجات دے تمام سختیوں سے کیونکہ ایک فقیہ جو پرہیزگار ہے سخت اور بھاری ہے شیطان پر ایک ہزار عابد سے۔

وقد صنف السيد الامام الاجل الاستاذ الشهيد ناصر الدين ابو القاسم كتابا فى الاخلاق ونعم ما صنف ، فيجب على كل مسلم حفظها۔

واما حفظ مايقع فى بعض الاحايين ففرض على سبيل كفاية ، اذا قام البعض فى بلدة سقط عن الباقين ، فان لم يكن فى البلدة من يقوم به اشتركوا جميعا فى المأثم ، فيجب على الامام ان يامرهم بذلک،ويجبر اهل البلدة على ذلک۔

اور سید امام اجل ناصرالدین ابوالقاسم نے علم الاخلاق میں ایک کتاب تصنیف کی جو بہت ہی عمدہ ہے پس ہر شخص مسلم پر اس کا یاد کرنا واجب ہے

۔

اور جو حال بعض اوقات میں واقع ہوتا ہے یعنی کبھی کبھی اس کی ضرورت پڑتی ہے اس کا یاد کرنا اور جاننا فرض کفایہ ہے جبکہ کسی آبادی کے بعض افراد اس کو حفظ اور یاد کر لیگے وہ فرض دوسروں کے زمہ سے بھی ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر اس علاقے میں سے کوئی فرد بھی اس کو نہ سیکھے گا تو تو اس علاقے کے تمام لوگ اس فرض کے ترک کرنے کی وجہ سے گناہ میں برابر کے شریک ہونگے۔ پس امام (حاکم شہر اور سردار قوم) پر واجب ہے کہ ان لوگوں کو اس کے سیکھنے کیلیئے دے اور اس شہر کے رہنے والوں کو اس پر مجبور کر دے۔

قیل ان علم ما یقع علی نفسه فی جمیع الاحوال بمنزلة الطعام لابد لکل واحد من ذلک ، و علم ما یقع فی الاحایین بمنزلة الدواء یحتاج الیه فی بعض الاوقات۔

و علم النجوم بمنزلة المرض ، فتعلمه حرام ، لانه یضر و لا ینفع ، و الحرب قضاء الله تعالیٰ و قدره غیر ممکن۔ فینبغی لکل مسلم ان یشتغل فی جمیع اوقاته بذکر الله تعالیٰ و الدعاء والتضرع ، و قراءة القرآن و الصدقات الدافعة للبلاء والصلاة ، ویسأل الله تعالیٰ العفو والعافیة فی الدین والآخرة ، لیصون الله عنه تعالیٰ البلاء والآفات ، فان من رزق الدعاء لم یحرم الاجابة ، فان کان البلاء مقدرا یصبه لا محالة ،لکن یسیر الله علیه و یرزقه الصبر ببرکة الدعاء ، اللهم الا اذا تعلم من النجوم قدر ما یعرف به القبلة ، واوقات الصلاة ، فیجوز ذلک ، واما تعلم علم الطب فیجوز ، لانه سبب من الاسباب ، فیجوز تعلمه کسائر الاسباب۔

اسی وجہ سے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اپنے نفس پر جو چیز تمام حالتوں میں گزرے اور واقعی ہو اس کا علم مانند بعام کے ہے۔ (یعنی جیسا کہ ہر انسان کو کھانے کی ضرورت پڑتی ہے) اس لیے اس کا ادا کرنا ہر شخص کو ضروری ہے اور جو بعض اوقات میں واقع ہو اس کا علم دوا کے مانند ہے کہ کبھی کبھی (مرض کے وقت) اس کی حاجت ہوتی ہے۔

اور علم نجوم وہ علم تو مرض کے مانند ہے پس اس کا سیکھنا حرام ہے کیونکہ وہ نقصان پہنچاتا ہے اور کوئی فائدہ نہیں کرتا اس وجہ سے کہ بھاگنا اللہ تعالیٰ کے قضاء وقدرت سے ممکن نہیں ہے۔ مناسب ہے کہ ہر مسلمان تمام اوقات میں ذکر اللہ تعالیٰ ودعاو گریہ اور زاری وقرآتِ قرآن اور ضدقہ دینے میں جو کہ دافع بلا ہے مشغول رہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی اور دنیا و آخرت میں راحت وآرام کی دعا کرتا رہے تا کہ اللہ ان کو بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رکھے۔ اور یہ بات یقینی ہے کہ جس کو دعا کی توفیق نصیب ہوئی وہ قبولیتِ دعا کے فرجہ سے محروم نہ ہو گا۔ پس اگر بلا

اس کے مقدر میں ہے تو وہ اس کو ضرور پہنچ کر رہے گی لیکن دعا کی برکت سے اس بلا کو اللہ تعالیٰ اس پر آسان کر دے گا اور اس کو صبر عطا کرے گا ۔ہاں اگر علم نجوم اتنا سیکھے جس سے احوالِ قبلہ اور اوقات نماز معلوم کر سکے تو یہ جائز ہو سکتا ہے۔اور علم طب کا سیکھنا پس جائز ہو گا کیونکہ یہ بھی دوسرے اسباب ضروریہ کی طرح ایک سبب ہے پس اس کو سیکھنا دوسرے اسباب کی طرح جائز ہو گا۔

فقد تداوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔وقد حکی عن الشافعی رحمۃ اللہ علیہ انہ قال العلم علمان علم الفقہ للادیان و علم الطب للابدان واما وراء ذلک بلغۃ مجلس ۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علاج و معالجہ کرنا ثابت ہے۔

اور حضرت محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا علم صرف دو ہی قسم کے ہیں۔ایک علم الفقہ امور احکام وامور دینیہ کی پہچان کے لیے اور دوسرا علم الطب حالات بدن انسانی کی پہچان اور علاج و معالجہ کیلئے اور اس کے علاوہ جو دوسرے علوم ہیں وہ محض رونق اور مجلس کی زینت ہیں۔

و اما تفسیر العلم : فھو صفۃ یتجلی بھا لامذکور لمن قامت ھی بہ کما ھو .

والفقہ : معرفۃ الدقائق العلم مع نوع علاج ۔قال ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ: الفقہ معرفۃ النفس ما لھا وما علیھا ۔ و قال : ما لاعلم الا للعمل بہ ، والعمل بہ ترک العاجل للآجل ۔

فینبغی للانسان ان کا یغفل عن نفسہ ، ما ینفعھا وما یضرھا ، فی اولاھا و اخراھا ، ویستجلب وما ینفعھا و یجتنب عما یضرھا ، کی لا یکون عقلہ حجۃ علیہ فیزداد عقوبۃ ، نعوذ باللہ من سخطہ وعقابہ ،وقد ورد فی مناقب العلم وفضائلہ ،آیات واخبار صحیحۃ مشھورۃ لم نشتغل بذکرھا کی لا یطول الکتاب ۔

علم کی تعریف یہ ہے کہ وہ ایسی ایک صفت اور حالت ہے جس کے ذریعہ سے اس شخص کیلئے معلوم ومزکور اور متعلقاتِ علم یعنی جس کو وہ سیکھنا اور جاننا چاہتا ہے،روشن اور ظاہر ہو جائے جس شخص کے ساتھ یہ صفت پائی جائے۔

اور علم کے دقائق (بارک بینیوں) کو معلوم کرنے کا نام فقہ ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نفس کا اپنے نفع اور نقصان کی چیزوں کو پہچان لینے کا نام فقہ ہے، اور آپ رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ عمل کرنے کے علاوہ اور کسی غرض کے لیے علم نہیں ہے۔ اور انجام و آخرت کی بہتری کیلئے نقد اور حالیہ فائدے کو ترک کرنا کا نام عمل ہے۔

پس انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس سے اور دنیا و آخرت میں اس کے نفع و نقصان کی چیزوں سے کسی وقت غافل اور بے خبر نہ ہو جائے اس لئے اس کے نفع کی چیزیں حاصل کرے اور اس کے ضرر کی چیزوں سے پرہیز کرے تاکہ اسکی عقل اور اس کا علم اس کے لئے مخالف دلیل اور شاہد و حجت اور وبال جان و ایمان نہ بنے جس سے اسکے عذاب میں زیادتی ہونے لگے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ان کی ناراضی و عذاب دہی سے پناہ مانگتے ہیں ۔اور علم کے مناقب و فضائل میں بہت سی آیات قرآنیہ اور اخبار صحیحہ مشہورہ وارد ہوئے ہیں۔ ہم اس کے ذکر کرنے میں اس وجہ سے مشغول نہیں ہوتے تاکہ کتاب دراز نہ ہو جائے۔

فصل فی النية فی حال التعلم

یہ فصل طلبِ علم کی حالت میں نیت اور قصد کرنے کے بیان میں ہے

ثم لا بد له من النية فی زمان تعلم العلم ، اذ النية هی الاصل فی جمیع الافعال لقوله علیه السلام : انما الاعمال بالنیات ، حدیث صحیح ۔

روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم کم من علم یتصور بصورة عمل الدنیا ۔ ثم یصیر بحس النية من اعمال الآخرة ۔

پھر طالب علم کو طلب علم کے زمانے میں نیت اور قصدِ علم کا ہونا ضروری ہے کیونکہ نیت تمام احوال میں اصل اور ضروری ہے جیسا کہ حدیث صحیح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ آپ نے فرمایا بے شک اعمال کا ثواب وعقاب نیتوں پر فقط دار و مدار رکھتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ بہت سے اعمال بظاہر اعمال دنیوی کی صورت میں نظر آتے ہیں لیکن حسنِ نیت کی بدولت اعمال آخرت میں سے ہو جاتے ہیں۔

و کم من عمل یتصور بصورة اعمال الآخرة ثم یصیر من اعمال الدنیا بسوء النية۔

و ینبغی ان ینوی المتعلم بطلب العلم رضاء الله والدار الآخرة ، و ازالة الجهل عن نفسه ، وعن سائل الجهال ، واحیاء الدین وابقاء الاسلام ،فان بقاء الاسلام بالعلم ، ولا یصح الزهد والتقوی مع الجهل ۔

وانشد الشیخ الامام الاجل الاستاذ برهان الدین صاحب الهداية لبعضهم شعرا :

و اکبر منه جاهل متنسک | فساد کبیر عالم متهتک

لمن بهما فی دینه یتمسک | هما فتنة للعالمین عظیمة

وینوی به الشکر علی نیة العقل و صحة البدن ولا ینوی به اقبال الناس ولا استجلاب حطام الدنیا والکرامة عند السلطان وغیرہ۔

اور بہت سے اعمال بظاہر اعمال آخرت کی صورت میں نظر آتے ہیں لیکن بری نیت کی وجہ سے وہ اعمال دنیوی میں شمار ہوتے ہیں۔

پس طالب علم کو لازم اور ضروری ہے کہ اپنے طلب علم کیساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی، دار آخرت کی درستی، اپنے نفس نیز دوسرے جاہلوں کے جہل کو دور کرنے، دین وشریعت کو زندہ کرنے اور اسلام کو باقی رکھنے کی نیت کرے۔ کیونکہ بقاء اسلام علم ہی کی بدولت سے ہے اور زہد و تقویٰ بھی جہل کے ساتھ غیر صحیح اور بیکار رہتا ہے۔ ہمارے استاذ شیخ الاسلام امام اجل برہان الدین علی بن ابی بکر صاحب ہدایہ رحمۃ اللہ علیہ نے بعض علماء کا شعر پڑھا۔

ترجمہ۔ ایک بڑا فساد ہے کہ عالم خلافِ شرع چلنے والا ہو اور حدود وشرع کی پرواہ نہ کرنے والا ہو اور اس سے بڑا فساد ہے کہ جاہل علم شریعت سے عبادت گزار یعنی عابد اور درویش ہو کہ دونوں جہانوں میں لوگوں کیلئے بڑے فتنے اور امتحان کے باعث ہیں۔ ان لوگوں کیلئے جو دین کے بارے میں ان دونوں کی اقتدا کرے۔

اور اس طالب علم کے ساتھ نعمت عقل اور صحتِ بدن کے شکریہ ادا کرنے کی نیت کرے لیکن اس کے ساتھ نہ لوگوں کا اس کی طرف متوجہ اور مائل ہونے کی نیت کرے اور نہ دنیا کے مال ومتاع حاصل کرنے اور نہ بادشاہ وامرا وغیرہ کے پاس عزت پانے وغیرہ امور دنیاوی کی نیت کرے۔

و قال محمد بن الحسن رحمة الله علیه۔ لو کان الناس کلهم عبیدی لاعتقتهم و تبرات عن ولائهم ، ذلک لان من وجد لذة العلم والعمل به ، قلما یرغب فیما عند الناس۔

انشدنا الشیخ الامام الاجل الاستاذ قوام الدین حماد بن ابراهیم نب اسماعیل الصفار الانصاری املاء لابی حنیفة رحمة الله علیه۔

فاز بفضل من الرشاد — من طلب العلم للمعاد

لنیل فضل من العباد — فیا لخسران طالبیه

حضرت امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے تمام لوگ میرے غلام ہوں تو میں سب کو آزاد کر دوں گا اور ان سے حق ولاء کے ذریعہ مال میراث وغیرہ حاصل کرنے سے بھی اپنے نفس کو بری کرلوں۔اس لئے کہ جس نے علم اور اس پر عمل کرنے کی لذت کو پالیا وہ لوگوں کی چیز اور دنیوی اشیاء کی طرف رغبت نہیں رکھتا۔

شیخ امام اجل قوام الدین حماد بن ابراھیم نب اسماعیل صفار الانصاری رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے لکھا ہوا شعر ہم کو سنایا۔

ترجمہ۔جس نے آخرت کے فائدے کے لیے علم طلب کیا وہ کامیاب ہوا ہدایت کی مہربانی اور فضل کے ساتھ پس خسران اور نقصان ہوا اس طالب علم کے لیے جو بندوں سے فضل اور شرف حاصل کرنے کی نیت سے علم حاصل کرے۔

اللھم الا اذا طلب الجاہ للامر بالمعروف والنھی عن المنکر ، وتنفیذ الحق ، واعزاز الدین لا لنفسه و ھواہ ، فیجوز ذلک بقدر ما یقیم به الامر بالمعروف و النھی عن المنکر ، و ینبغی لطالب العلم : ان یتفکر فی ذلک ، فانه یتعلم العلم بجھد کثیر فلا یصرفه الی الدنیا الحقیرۃ القلیلة الفانیة ،شعر ۔

ھی الدنیا اقل من القلیل وعاشقھا اذل من الذلیل

تصم بسحرھا قوما وتعمی۔ فھم متحیرون بلا دلیل

ہاں جبکہ امر بالمعروف (نیکی کا حکم) اور برائی سے روکنا اور حق کو جاری کرنے اور دین کو غالب اور معزز کرنے کیلئے جاہ و مرتبہ حاصل کرتا ہو اور اپنے نفس اور خواہشاتِ نفسانی کے لئے نہ طلب کرتا ہو تو اس حد تک جائز ہو سکتا ہے جس مقدار سے امر بالمعروف و نھی رن المنکر وغیرہ امور کو ادا کر سکے،اور طالب علم کو چاہیے کہ اس بارے میں غور و فکر سے کام لے کیونکہ بہت مشقت اور محنت جھیل کر وہ علم کو حاصل کرتا ہے اس لیے حقیر و قلیل اور فانی دنیا کے کاموں میں اس علم کو نہ لگانا چاہیے۔

ترجمہ۔۔یہ دنیا سب سے زیادہ کمتر اور حقیر چیز ہے اور اس کا عاشق سب سے زیادہ ذلیل اور بے عزت ہے،یہ دنیا اس کی جادو اثر سے قوم کو اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے پس وہ حیران اور سرگردان ہیں بغیر کسی ہادی اور بتلانے والے کے۔

وينبغي لاهل العلم ان لا يذل نفسه بالطمع فى غير المطمع و يحترز عما فيه مذلة العلم و اهله ، و يكون متواضعا ، والمتواضع بين التكبر و الذلة ، والعفة كذلك،

ويعرف ذلك فى كتاب الاخلاق ، انشدني الشيخ الامام الاستاذ ركن الدين المعروف بالاديب المختار شعرا لنفسه :

ان التواضع من خصال المتقى ‌ ‌ و به التقى الى المعالى يرتقى

و كن العجائب عجب من هو جاهل ‌ ‌ فى حاله اهوا السعيد ام الشقى

ام كيف يختم عمره او روحه ‌ ‌ يوم النوى متسفل او مرتقى

والكبرياء لربنا صفة كه۔ ‌ ‌ مخصوصة فتجنبها واتقى

اوراہل علم کے لیے ضروری ہے کہ غیر موقع دینی میں لالچ کرکے خود کوذلیل نہ کرے اور جس کام میں علم واہل علم کی ذلت اور بے عزتی ہو اس سے پرہیز کرتا رہے،اور چاہیے کہ تواضع کرنے والا ہو،تواضع تکبیر وذلت نفس کے درمیانی طریقہ کا نام ہے اور عفت(پاکدامنی اور حرام کام سے بچتے رہنا) بھی تواضع کے مانند تکبیر وذلت کے درمیان ہے۔یہ سارے امور کتاب الاخلاق میں اچھی طرح معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

شیخ امام اجل استادرکن الدین معروف بہ ادیب مختار رحمۃ اللہ علیہ اپنے نفس کے لیے یہ اشعار بیان فرماتے تھے۔

ترجمہ۔بے شک تواضع متقی اور پرہیز گار کی خصلتوں سے ہے اور اسی تواضع سے متقی بلندیوں کی طرف ترقی کرتا ہے اور عجیب باتوں سے ہے خود پسندی اور عجب اس شخص کا جو کہ جاھل ہے اس سے کہ وہ سعید یعنی نیک بخت ہے یا شقی یعنی بد بخت ہے۔یا کس طرح ختم ہو گی اُس کی عمر یا کہ اس کی روح اور ہلاکی کے دن سجین میں نیچے جائے گی یا اوپر علیین میں چڑھے گی اور کبریائی تو ہمارے پروردگار کی مخصوص صفت ہے پس تو اس سے پرہیز کر اور بچ رہ۔

قال ابو حنیفة رحمة الله علیه لاصحابه : عظموا عمائمکم ووسعوا اکمامکم ، وانما قال ذلک ، لیلا یستخف بالعلم و اهله ۔

وینبغی لطالب العلم ان یحصل علی کتاب الوصیة التی کتبها ابو حنیفة لیوسف بن خالد المستی عند الرجوع الی اهله ، یجده من یطلب العلم ۔

وقد کان استاذنا شیخ الاسلام برهان الدین علی بن ابو بکر قدس الله روحه العزیز امرنی بکتابته عند الرجوع الی بلدی فکتبته ، ولا بد للمدرس والمفتی فی معاملات الناس منه ، والله بالتوفیق ۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اصحاب کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ تمہارے عماموں (دستاروں) کو بڑا کرو اور آستینوں کو کشادہ کرو، اور یہ اس وجہ سے فرماتے تھے کہ علم اور اہل علم کو لوگ حقیر و ذلیل نہ سمجھیں۔

طالب علم کے لیے لازم ہے کہ وہ کتاب الوصیۃ کو پڑھے اور مطالعہ کرتے رہے، جو امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے شاگردِ رشید سمت کے باشندہ یوسف بن خالد کو اس وقت لکھ دیئے تھے جبکہ آپکی صحبت سے اپنے اہل و عیال کی طرف رجوع کر رہے تھے۔ یہ کتاب اس کو ضرور ملے گی جو اس کو تلاش کرے۔

ہمارے استاذ شیخ الاسلام برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ العزیز مجھے اپنے شہر کی طرف لوٹتے وقت اس کتاب وصیت کو لکھ لینے کا حکم فرمائے تھے اور میں نے اس کو لکھ لیا تھا مدرس اور معاملات ناس میں فتویٰ دینے والے کے لیے اس کتاب کہ بہت ضرورت ہے۔

فصل فی اختیار العلم والأستاذ والشریک والثبات

یہ فصل علم واستاذ اور ساتھی کو اختیار کرنے اور علم پر ثابت قدم رہنے کے بارے میں ہے

وینبغی لطالب العلم ان یختار من کل علم احسنه وما یحتاج الیه فی امر دینه فی الحال۔ ثم ما یحتاج الیه فی المآل، ویقدم علم التوحید والمعرفة ویعرف اللہ تعالیٰ بالدلیل، فان ایمان المقلد وان کان صحیحا وندنا لکن یکون آثما بترک الاستدلال۔

طالب علم کیلئے ضروری ہے کہ وہ تمام علوم میں سے عمدہ قسم اور ایسے علم کو اختیار کرے جس کا دین کے کاموں میں اس کو فی الحال یعنی بروقت حاجت پڑے، پھر اس کو اختیار کرے جس کی فی المال یعنی انجام اور آخرت اور بعد کے زمانے میں ضرورت پڑے، پس مقدم کرے علم توحید اور علم ذات و صفات کو اور خدا تعالیٰ کو دلیل کے ساتھ پہچانے کیونکہ محض تقلید کر کے بلا دلیل ایمان لانا اگر چہ تمام کے نزدیک صحیح و جائز ہے لیکن دلیل معلوم کرنے کو ترک کرنے سے وہ خطاوار اور مجرم ٹھہرے گا۔

ویختار العتیق دون المحدثات، قالوا علیکم بالعتیق ایاکم بالمحدثات و ایاک ان تشتغل بھذا الجدال الذی ظھر بعد انقراض الاکابر من العلماء، فانه یبعد عنک الفقه ویضیع العمر ویورث الوحشة والعداوة، وھو من اشراط الساعة و ارتفاع العلم والفقه، کذا ورد فی الحدیث۔

اور علوم قدیم اور مسلکِ عتیق (پرانے) کو اختیار کرنے نہ کہ محدثات یعنی نئ پیدا کی ہوئی چیزوں کو کیونکہ علماء نے کہا ہے کہ تم علم قدیم کو لازم کر لو محدثات سے بچو، اور تو اس علم جدل و اختلاف کے ساتھ مشغول ہونے سے بچ جو اکابر علماء کے ختم ہو جانے کے بعد ظاہر ہو چکا ہے کیونکہ وہ طالب علم کو فقہ سے دور رکھتا ہے اور اس کے علاوہ کاموں میں عمر کو ضائع کرتا ہے اور جدل و مباحثہ کرنے سے دل میں وہ وحشت اور عداوت پیدا کردیتا ہے

اما اختیار الاستاذ: فینبغی ان یختار العلم والاورع والاسن، کما اختار ابو حنیفة رحمة اللہ علیه حماد بن سلیمان، بعد التآمل و التفکیر، قال وجدته شیخا وقورا حلیما صبورا، و قال: ثبت عند حماد بن سلیمان فنبت۔

و قال ابو حنیفة رحمة اللہ علیہ: سمعت حکیما من حکماء سمرقند ، قال: ان واجدا من طلبة العلم شاورنی فی الطلب العلم ، وکان قد عزم علی الذہاب الی بخاری لطلب العلم ،

استاد کو اختیار کرنا: استاد کو اختیار کرنے میں طلب علم کو چاہیے کہ بڑا عالم زیادہ پرہیز گار اور بہت بڑی عمر والا استاد اختیار کرے جیسا کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہعلیہ نے اپنے زمانے میں بہت سوچ سمجھ کر کے حضرت حماد بن سلیمان رحمۃاللہعلیہ کو اپنا استاد اختیار فرمایا تھا۔اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہعلیہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے استاد بڑے صاحب وقار بردبار اور بہت زیادہ صابر شیخ پایا، اور فرمایا کہ میں اپنے استاد حماد بن سلیمان رحمۃاللہ علیہ کے پاس ثابت قدم رہا پس وہاں پڑھتے پڑھتے اس مرتبہ کو پہنچا۔

اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں حکماء سمرقند کے ایک دانا عالم سے سنا، انہوں نے کہا کہ ایک طالب علم جس وقت طلب علم کے لیے بخارا جانے کا قصد کیا تھا تو اس بارے میں مجھ سے مشورہ طلب کیا،

ہکذا ینبغی ان یشاور فی کل امر ، فان اللہ تعالیٰ امر رسولہ علیہ الصلاۃ والسلام بالمشاورۃ فی الامور ، ولم یکن احد افطن منہ ، ومع ذلک امر بالمشاورۃ ، وکان یشاور اصحابہ فی جمیع الامور حتی حوائج البیت ۔

قال علی کرم اللہ وجہہ الکریم: ما ہلک امرؤ عن مشورۃ ، قیل: الناس رجل تام ، ونصف رجل ، ولا شیء ، فالرجل: من لہ رأی صائب ویشاور ، و نصب رجل: من لہ رأی صائب لکن لا یشاور ، او یشاور و لکن لا رأی لہ ، ولا شیء ، من رأی لہ ولا یشاور ، و قال جعفر الصادق لسفیان الثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہما: شاور فی امرک الذین یخشون اللہ تعالیٰ ۔

اسی طرح ضروری ہے کہ ہر کام میں لوگوں سے مشورہ کیا کرے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کاموں میں مشورہ کرنے کا حکم فرمایا۔ باوجود یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سمجھدار و عقلمند اور صاحب رائے کوئی نہ تھا۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ تمام امور میں مشورہ فرماتے تھے۔یہاں تک کہ اپنے گھر کی حاجتوں کے بارے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ فرماتے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ کوئی آدمی مشورہ کرنے کے بعد ہلاک اور نقصان اٹھانے والا نہیں ہوا۔کسی نے کہا کہ (لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں) پورا مرد، آدھا مرد، لاشئ یعنی بیکار و ناچیز مرد۔ پورا مرد وہ ہے جس کو درست رائے حاصل ہو اور مشورہ بھی کرتا ہو۔اور

آدھا مرد وہ ہے جس کو درست رائے حاصل ہے مگر مشورہ نہیں کرتا یا مشورہ تو کرتا ہے مگر درست رائے حاصل نہیں ہے اور لاشئ وہ مرد ہے جس کو نہ درست رائے حاصل ہے اور نہ ہی وہ مشورہ کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ علیہ نے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ کو فرمایا کہ تم اپنے کاموں میں ان لوگوں سے مشورہ لیا کرو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں یعنی علماء سے۔

فطلب العلم من اعلى الامور و اصعبها ، فكانت المشاورة فيه اهم و واجب . قال الحكيم رحمة الله عليه: اذا ذهبت الى بخارى فلا تعجل فى الاختلاف الى الأئمة ، وامكث شهرين حتى تتئمل و تختار استاذنا ، فانک ان ذهبت الى عالم وبدأت بالسبق عنده فربما لا يعجبك درسه فتركته فتذهب الى آخر ، فلا يبارک لک فى التعلم فتأمل فى شهرين فى اختيار الاستاذ ، و شاور حتى لا تحتاج الى تركه والاعراض عنه فتثبت عنده حتى يكون تعلمک مباركا و تنتفع بعلمک كثيرا ۔

اور طلب علم سب کاموں میں زیادہ بلند مرتبہ اور بہت مشکل امر ہے پس اس بارے میں مشورہ کرنا بھی ضرورۃ نہایت اہم اور زیادہ واجب ہے۔ اس کے بعد اس طالب علم کو حکیم سمرقندی نے کہا کہ جب تم بخارا کی طرف جاؤ تم اماموں یعنی استادوں کی طرف تردد کرنے اور گھومتے رہنے میں جلدی نہ کرنا، بلکہ دو ماہ تک صبر کرو تا کہ تم سوچو اور اس کے بعد ایک استاد کو اختیار کرو کیونکہ تم جب جاتے ہی ایک عالم کی طرف پہنچ جاؤ اور بغیر سوچے ان کے پاس سبق شروع کرو تو بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ان کا علم و فضل یا درس پسند نہ آئے اس لیے ان کو چھوڑ دو اور دوسرے کی طرف چلے جاؤ تم، تب یہ تمہارے طلب علم میں مبارک اور اچھا نہ ہوگا، اس وجہ سے دو ماہ استاد اختیار کرنے میں سوچو اور لوگوں سے مشورہ کرتے رہو تا کہ اس کو ترک کرنے اور اس سے اعراض کرنے کی طرف حاجت نہ پڑے، پھر اس کے بعد اسی استاد کے پاس تم ثابت قدمی سے رہو تا کہ طلب علم مبارک ہو اور تم اپنے علم میں بے حد نفع اٹھا سکو۔

قيل كما ، عزيز ولكنه الامور جميع فى كبير اصل والثبات الصبر ان اعلم و

ثابت الرجال فى عزيز ولكن حركات۔ العلا شأو الى لكل

ساعة صبر الشجاعة قيل ؟ الشجاعة ما قيل

ان قبل آخر بفن يشتغل لا حتى فن وعلى ، ابتر يتركه لا حتى كتاب وعلى استاذ على يصبر و يثبت ان فينبغى القلوب ويشغل الأمور يفرق كله ذلك ـ فأن ضرورة غير من آخر بلد الى ينتقل لا حتى بلد وعلى ، الاول يتفن واهوه نفسه تريده عما يصبر أن وينبغي المعلم ويؤذي الأوقات ويضيع

اور جان لو کہ صبر اور ثابت قدمی تمام کاموں کا بہت بڑا اصل اور جڑ ہے۔ لیکن یہ بہت مشکل اور نادر بھی ہے جیسا کہ کسی نے کیا خوب کہا ہے

ترجمہ۔ بلندی کی حرکت تو ہوتی ہے سب کو لیکن کھٹن ہے ثابت قدمی اور صبر کرنا۔

کہا گیا کہ بہادری کیا ہے کہا گیا بہادری ایک لمحہ صبر کرنے کا نام ہے

پس طالب علم کو چاہیے کہ ایک استاد اور ایک کتاب پر ثابت قدم رہے تا کہ اس کتاب کو ناقص نہ چھوڑے اور فن پر ثابت قدم رہے یہاں تک کہ ایک فن میں مہارت اور مضبوطی پیدا کر لینے سے پہلے دوسرے فن کے ساتھ مشغول نہ ہو جائے۔ااور ایک شہر پر ثابت قدم وصابر رہے یہاں تک کہ بلاضرورت دوسرے مقامات کی طرف منتقل نہ ہو۔ کیونکہ یہ تمام بے ثابت قدمی اور بے صبری سب کاموں کو درہم برہم، دل کو پرا گندہ اور وقت کو ضائع کر دیتی ہیں نیز استاد کو تکلیف پہنچاتی ہیں۔ اور ضروری ہے کہ اس چیز سے صبر کر کے رکے رہے جس کا اس کے نفس و خواہش ارادہ کرتا ہے۔ شاعر نے کہا۔

ترجمہ۔ خواہش وہ ذلت و بے عزتی ہے اور جو شخص خواہش کا مغلوب ہے وہ ذلت میں مبتلا اور مغلوب ہے

أنشدت ولقد المحن قناطير على المنن خزائن قيل والبليات المحن على ويصبر

شعرا ه وجه الله كرم طالب أبي بن لعلي إنه وقيل

ببيان امجموعه عن سأنبئك .... بستة إلا العام تنال لن أخي

زمان وطول أستاذ وإرشاد..... وبلغة واصطبار وحرص ذكاء

الكسلان من ويفر م المتفه المستقيم اطبع وصاحب والورع المجد يختار أن فينبغي اشريك اختيار وأما الشاعر قال والفتان والمفسد والمكثار والمعطل

يقتدي بالمقارن قرين فكل..... قرينه عن وسل لاتسأل المرء عن

تدي‌ته فقارنه خير ذا كان وإن....... سرعة فجنبه شر ذا كان فإن

اور تکلیفوں اور آفتوں پر صبر کر جیسا کہ کہا گیا ہے کہ آرزوؤں اور مقاصد کے خزینے بہت تکلیفوں اور محنت پہ قائم کیے گئے ہیں اور یہ اشعار میں نے سنا جن کے متعلق بعضوں نے کہا کہ وہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کے ہیں۔

ترجمہ۔ خبر دار ہو جاؤ نہیں پاسکتا ہے تو علم کو مگر چھ چیزوں کے ساتھ، عنقریب میں تجھ کو ان کے مجموعہ سے خبر دیتا ہوں ایک بیان کے ساتھ، (1) ذہن کی تیزی۔(2) حاصل کرنے کی لالچ.(3) محنت و آفت پہ صبر کرنا(4) حاجت کی کفایت.(5) استاد کی ہدایت۔(6) طویل مدت کی تعلیم۔

ہم سبق کو اختیار کرنا: شریک یعنی ہم سبق و ہم جماعت کو اختیار کرنے میں دیکھنا چاہیے کہ وہ جد و جہد کرنے والا و پرہیز گار اور طبع مستقیم یعنی درست طبیعت والا۔ و سمجھدار ہو۔ اور سستی کرنے والے، بیکار، زیادہ باتیں کرنے والا، مفسد و فتنہ باز سے دور بھاگے، کسی شاعر نے کہا،

ترجمہ۔ مرد کے متعلق مت پوچھ اس کے ساتھی کو دیکھ تو پس کیونکہ ساتھی ساتھی کی اقتدا کرتا رہتا ہے اگر اس کا ساتھی برا ہے پس اس سے پرہیز کر اور اگر اچھا ہے تب اس سے مل اور دوستی پیدا کر ہدایت پائے گا تو۔

آخر شعرا وأنشدت

يفسد آخر بفساد صالح كم.. حالاته في الكسلان لاتصحب

فيخمد مادالر فى ضع يو كالجمر.. سريعة الجليد إلى البليد عدوى

ويمجاسانه وينصرانه ودانهيه أبواه أن إلا الإسلام فطرة على يولد مولود كل : وسلم عليه الله صلى النبى قال وقيل الحديث.

غائب عن يخبر داأشاه من العلم تبغى كنت إن

اور لوگوں کو میں یہ اشعار پڑھتے سنا۔

ترجمہ۔مت ساتھی بن سستی کرنے والے کا اس کے اوقات اور حالات میں، بہت سے صالح اور نیکوکار دوسرے کے فساد سے فاسد ہو جاتے ہیں بیوقوف کی تاثیر عقلمند اور تیز فہم میں سرایت کر جاتی ہے جیسے کہ آگ کا انگارا خاکستر کے اندر رکھ دیا جائے تب وہ بجھ جاتا ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ٹھیک فرمایا کہ ہر مولود بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اس کو یہودی و نصرانی اور مجوسی بنا لیتے ہیں۔

کسی شاعر نے کہا۔ترجمہ۔اگر تو علم کو اہل علم سے طلب کرے گا یا کسی گواہ سے خبر حاصل کرے کہ وہ کسی غائب کے متعلق خبر دے، پس قیاس کرے تو زمین کو زمین کے ناموں سے کہ قابل زراعت ہے یا بنجر ہے اور قیاس کر ساتھی کو اس کے ساتھی پر۔

فصل في تعظيم العلم وأهله.

اعلم أن طالب العلم لاينال العلم ولاينتفع به إلا بتعظيم العلم وأهله وتعظيم الأستاذ وتوقيره قيل : ماوصل إلا بالحرمة وماسقط من سقط إلا بترك الحرمة وقيل :الحرمة خير من الطاعة ألاترى أن الأنسان لا يكفر بلمعصية وإنما يكفر بأستحفها وبترك الحرمة

ومن تعظم العلم تعظم أستاذ قال على رضى آلله عنه أنا عبد من علمنى حرفا واحدا إن شاء باع وإن شاء استرق وقد أنشدت فى ذلك

رأيت أحق الحق حق المعلم وأوجبه حفظا على كل مسلم

لقد حق أن يهدى إليه كرامة لتعلم حرف واحد ألف درهم

یہ فصل علم اور اہل علم کی تعظیم کے بیان میں: جان لو کہ طالب علم نہ علم کو پا سکتا ہے اور نہ اس کے ساتھ نفع اٹھا سکتا ہے جب تک علم واہل علم کی تعظیم اور استاد کی توقیر وعزت نہ کرے، کہا گیا جو کچھ حاصل ہوا جسکو پہنچا فقط عزت کرنے کی کی وجہ سے پہنچا۔ اور جو شخص کہ گر گیا ہے تو صرف ترکِ عزت اور عظمت ہی کی وجہ سے گر گیا۔